قصیدہ

در مدح

امیر المومنین امام المتقین قاتل المشرکین ہزبر الغالب مفرق الکتائب اسد اللہ الغالب
غالب کل غالب ابو الحسن علی ابن ابیطالب

جسکی

تمہید مین آجکل کے تجنث صدارت کانفرنس پر استدلال اور پینفیڈ کی امکان وصول اور
اس سے تمام ہند کے اہل قوم سے ماہانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ حاصل ہونیکا وثوق اور قومی
یتیم خانہ قائم ہونیکی ضرورت نہایت عمدہ پیرایہ مین نظم ہوئی ہے

مطلع

جب ہے مرا مخالف انسانیت شعار
پھر کس جہت سے ہے مرا انسانونمین شمار

من تصنیفات

شاعر شیرین مقال مداح آل عبا جناب حکیم سید بادشاہ علی صاحب ضیا لکھنوی متمد
مجلس جاگیرات نواب بہرام الدولہ بہادر بالقابہ سکرٹری انجمن مدح آل اطہار فیض آباد لکھنؤ

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

بست و یکم رمضان ۱۳۲۹ھ باہتمام رسید



جب سے ہے میرا مخالف انسانیت شعار
منہ آنکھ ناک کان دہن ہاتھ پاؤن جسم
ہے کھانا پینا جاگنا سونا سبھونکا ایک
ہین بعض باتین بلکہ بہائم کی مجھ سی خوب
کھانے ہین کم انھین دو توشا کی نہون کبھی
میرا کھلانے والا جو دے اک نوالہ کم ہزار
کھانے ہین سو کھا غلہ انھین بس کہ گھانس پات
ہون ستہ ضروریہ ہین مثل جانور
کچھ اپنے کھانے پینے کی اُنکو نہین ہی فکر
رزقِ حلال اگر نہ کہین بے تعب ملے
کینہ کسی کا دل ہین نہین رکھتے جانور
مانوس اپنے جنس سے رہتے ہین جانور

پھر کس جہت سے ہے میرا انسانونین شمار
رکھتے ہین جانور بھی یہہ ہے سب پر آشکار
میری طرح انھین بھی ہے اِن سب پہ اختیار
ہین کم ہون انھین اُن سی نہین شبہہ زینہار
موجود ہون اٹھانیکو طاقت سی بڑہ کے بار
راضی نہون نہ بل کے پیون پانی زینہار
میریطرح پلاؤ کے کب ہین امیدوار
کچھ بلکہ بڑھ کے اُن سے بھی بیقدر و بیوقار
مجکو ہزار فکر ہین ہر اک وقت روبکار
تر لقمہ حرام سے ہی کس کو ننگ و عار
ہین کینہ تو زیون ہین ہیون ہیثل روزگار
باہم چرین چگین نہ جدائی ہین لین قرار

ہین اپنی جنس سے متنفر ہون اسقدر
بعض ایسے اپنی جنس کے شیدا ہین جانور
بچپن مین لال چڑ کوے پالے نہین ہین کیا
یہہ صرف اپنی جنس کی الفت کا ہے اثر
اک مین ہون جسکو جنس کا مطلق نہین ہے پاس
کیا دخل اس کے پاس بھی پھٹکین مدد کجا
کرتا نہ جو ہو اُس کو گڑھے مین ڈھکیل دین
کیسا لحاظ جنس کا اب تو یہہ حال ہے
اُن کو بھی مبتلائے بلا دیکھ دیکھ کر وہ
یہہ ہے کمال خُلق اگر اس سے خوش ہون
سو چلے گھر کے پیچھا چھڑا لین اور اُسکو ساتھ
جیسی حماقت اُسنے کی بھگتے وہ آپ ہی
کس نے کہا تھا جائیے یہہ کام کیجیے
ہوتا نہین ہے جانور و نہین عناد و بغض
حق کیلیے کسی سے عداوت ہو کیا مجال
کیا اتفاق چونٹیون مین ہے کہ واہ وا
کیسی ہی بھاری چیز ہو اُنکی بساط سے
دن بھر مین چاہے ایک ہی انگل کھسک سکے
اپنے مقام تک اُسے لیجا کے چھوڑینگی

مل جل کے بیٹھنا ہے گھڑی بھر بھی ناگوار
کرتے ہین اپنا قید مین پھنسنا بھی اختیار
چھٹ چھٹ کے قید سے جو ہین کسطرح بار بار
ورنہ اسیری اپنی نہین کس کو ناگوار
کیسے ہی درد کا کوئی ہم جنس ہو شکار
بس ہو تو اسکے سایہ سے کوسون کرین فرار
کرتے ہوئے کا ہاتھ پکڑنا تو درکنار
ہوتے ہین خاص کر جو قریبی عزیز دار
ہوتا نہین ذرا بھی قلق اُن کو زینہار
وہ ہو اگر ذرا بھی مدد کا امیدوار
طعنون سے اُس غریب کا دل بھی کرین فگار
گویا ہم تمام خلق کے دکھ کے ہین ٹھیکہ دار
بھائی بھلے کو ہم نہ تھے اسکے صلاح کار
ہم اسمین ہین سرآمد ابنائے روزگار
ناحق عناد و بغض مین مشاق و پختہ کار
جائے جدھر کو ایک اُدھر کو چلے قطار
جائے نہ ایک سے تو لپٹ جائین سو ہزار
ہمت مگر نہ ہارینگی کھینچینگی بار بار
ہو کاش ہم مین ہوتا یہی عزم استوار

پھر دیکھتے کہ کیسے سنور جاتے اپنے کام
ہم چونٹیوں نے بھی گئے گزرے ہو ہزار حیف
دو چار آدمی جو فراہم بھی ہوں کہیں
ابناے جنس انکا نہیں یکدلی سو ساتھ
اسکاں پھر کمی نہ کرین اختلاف مین
بحث صدارت علا اسکی ہے مثال
جب ہین ہمارے پیشرو شرع مجتنب
ہو صدر غیر عالم عالم ہو مثل عام
ترجیح ہے یہہ غیر مرجح جو — ترجیح لغو
تسہیم اہل قوم پر اصرار کیوں یہ ہے
اہم اگر جو وہ نہیں تو نہوں اس سے ہرج کیا
دو چار دوستوں سے ہوئی اسمین گفتگو
عالم امور شرع سے آگاہ ہیں فقط
حج و زکوۃ و خمس کے ماہر ہیں بالیقین
جو دنیوی امور ہین کیا جانیں انکو وہ
کیا دخل پالٹیکس مین ان لوگون کو بھلا
مین نے یہہ التماس کی انصاف کیجیے
جب اسمین اختلاف نہیں ہے جناب کو
بتلائیے تو غیر شریعت ہین کیا امور

قطعہ

پھر دیکھتے کہ پاتے زمانہ مین کیا وقار
اُنہین یہہ اتفاق ہو ہم مین یہہ انتشار
ہو راے بھی مفید کچھ انکی قضائی کار
ہو بلکہ الٹا اُن کا یہہ اجماع ناگوار
چھوڑین ہٹا کے اُسکو کرین اُسپر افتخار
ہو وہ ہماری کانفرنس اُسکی ہے شکار
حیران ہون اہل فہم کو پھر کیوں ہو انتشار
خوبی ہے انہیں کونسی کیسا ہے [illegible]
مفضول کو کرین کیوں فاضل پہ اختیار
کس بات مین ہین کم علماے ذوی الاقتدار
قومی ضرورتوں کا اسی پہ ہے کیا مدار
اس مسئلہ مین بحث کا اُن کی یہہ [illegible]
صوم و صلوۃ مین ہین ضرور آزمودہ کار
ان باتوں ہی مین انکے ہین ارشاد اعتبار
قال الرسول ہے فقط اُن کا [illegible] کار
انمین تو چاہیے کوئی چالاک و ہوشیار
اس ایک شق کو کر چکے جب آپ اختیار
عالم امور شرع میں پالٹیکس مین پختہ کار
ہم جنہین انکو مان لین ناآزمودہ کار

دنیا و دین تو شرع محمدؐ مین ایک ہین / بے اسکے وہ خراب وہ بے اسکے بیدار

دنیا کا ترک دین کی خاطر شدید منع[1] - / دنیا بغیر دین کے مغضوب کردگار -

دنیا ہے محض کا ہین مطلب بتا ہیئے / کیا وہ ہے جسکی شرع مین حرمت ہے آشکار

جیفہ[2] مراد جس سے ہے طالب ہین جسکے سگ / راس[3] خطیئہ جسکی محبت سے ہے آشکار

کیا یہہ غرض ہے تابع احکام مصطفیٰ / کتوں کیطرح ہون اسی جیفہ کے خواستگار

گرویدہ ہم بھی ہون اسی دنیا کے کیون حضور - / جسکا مطیع پیش خدا ہو ذلیل و خوار

کیا ہم قماربازیون سے اہل زر بنین / کیا ہم بھی ساہوکار بنین ہو کے سودخوار

مکر و دغا سے کام لین ترک وفا کرین - / تا پالیٹکس والونمین اپنا ہو اعتبار

ناٹک کا چندہ[4] لیکے کرین صرف مدرسہ / اس وقت زندہ قومونمین اپنا بھی ہو شمار

پہر خدا بتا ہیئے تو عقل و ہوش سے / ساکت ہے کس معاملہ مین شرع استوار

بیع و شرا و رہن و ہبہ ارث و سہم و حق / عقد و طلاق و خلع[5] و لعان[6] زن و ظہار[7]

حق غلام و مالک و ازواج و ابن و اب / دین و وصیت حق محتاج و حق جار[8]

احکام اکل و شرب و لباس و رکوب[9] و پوشش / مزد و تجارت و ہنر و کسب و کشتکار

قتل و قصاص و حد و دیت حقوق [illegible] / معموری حضر و آبادی دیار

حق رضاع و باعث[10] ہی حق ناس و رب / پاس عہود و قول و قسم عزت و تبار

آداب مجلس اور طریق معاشرت / طرز کلام و خلق حسن خصلت و شعار

ہے کہ بول[11] و غایط و حال مباشرت / تفصیل سے ہے شرع پیمبر مین آشکار

(۱) لا رهبانية في الاسلام - الحديث (۲) الدنيا جيفة وطالبها كلاب الحديث (۳) حب الدنيا راس كل خطيئة الحديث (۴) چنانچہ حیدرآباد مین سال گذشتہ ناٹک کے ایک شب کے تماشہ کی کل آمدنی علیگڈہ کے مدرسہ کے لئے لیگئی تھی یہ اسیطرف اشارہ (۵) جو عورت کیطرف سے فسخ عقد ہو (۶) جو مرد تہمت کرے منکوحہ عورت پر (۷) جو مرد اپنی زوجہ کی پشت کو پشت مادر سے نسبت دے (۸) حق ہمسایہ (۹) یعنی سواری (۱۰) رعیت ہونا (۱۱) پیشاب و پاخانہ -

وہ کون بات ہی کہ جو باہر ہے شرع سے
ان سب کو خوب جانتے ہیں عالمان دین
اُن کو سمجھ کے روکتے ہین اس سے خالق کو
اب آپ ہی بتایئے از روے صدق و دین
جس کو ہمارے عالم دین جانتے نہین
اِس کا جواب غیر خموشی نہ کچھ ملا ہو
سستی قوم کا نہ کچھ احوال پوچھیے
نزدیک کی مثال ہی کیون دور جایئے
یعنی کہ ساری قوم سے ایک ایک پیسہ صرف
اِسکے بھی جمع ہونے کا ہمکو یقین نہین
یارو خدا کیواسطے ہارو نہ ہمتین ہو
دیکھو تو کیسے کیسے غریب اسمین دیتے ہیں
اُن سے بھی مانگنے کو ذرا لب ہلاؤ تو
یہہ پیسہ پیسہ لاکھونکی مقدار کردے جمع
محفوظ چشم زخم سے رکھے تمھین خدا
فضل خدا سے تھوڑے نہیں دو کرور ہو
ہوتین لاکھ بارہ ہزار اور پانچسو۔
ماہانہ اتنا صرف اگر قوم پر کرین۔

جسکے لیے نہین ہے کوئی حکم استوار
انھین ہین جو منا ہی احکام کردگار
تاہون نہ اُن کے فعل سے وہ مستحق نار
دنیا ہے کس کا نام ہی جس چیز کی پکار
اعجوبۂ زمانہ و عنقائے روزگار۔
مانیں نہ ہٹ دھرم تو بھلا کیا ہی اختیار
جو سہل تر ہی کام سمجھتے ہین اُسکو بار
ہے پیسہ فنڈ کسقدر اسہل ترین کار
ہو جمع اور صرف پئے قوم بار بار
سمجھے ہوئے ہین یہہ نہین چلنے کا زینہار
کمرین خدا کیواسطے باندھو تو استوار
ہی جنکی زندگی کا فقط بھیک پر مدار
حیرت ہو اس خوشی سے وہ دین پیسہ ماہوار
جو چاہو پھر کرو تمھین حاصل ہے اختیار
واقف ہو کیا تمھارا ہی اب ہند مین شمار
ہوں دو کرور پیسے اگر جمع ماہوار
ماہانہ بہر قوم زر کامل العیار۔
پھر دیکھیے کہ ہوتی ہے یہہ کیسی یادگار

(۱؎) دو کروڑ سکۂ انگریزی پیسون کا یہہ حساب ہے ۲۰۰۰۰۰۰۰ ÷ ۶۴ = عہ ۳۱۲۵۰۰

شرمانیکی جگہ ہے یہہ اسپر ہو حال قوم
اللہ دے اڈیٹر اصلاح کو جزا
کرتے ہین سات سال سے وہ اسمین جد و کد
قایم یتیم خانہ ہو اک خاص بہر قوم
لیکن اسپر اہل قوم نے گو ہمتین رجوع
باوصف کد و کوشش و اخبار و وعظ و پند
اب کہیے اس رقم سے کہلے کہین کار رفیع
اللہ کیا ہوا ہے محبان قوم کو
کیا نام ہونے کی نہین اس کام مین امید
وکٹوریہ کے نام سے اس سلطنت مین بھی
دس لاکھ کا مکان یتیمون کے واسطے
شاہی محل بھی کوئی اس انداز کا نہین
تعمیر ہو رہا تھا وہ بہر قیام شاہ
چھ لاکھ اس کے صرف کو ملتے ہین ہر برس
صرف اس لیے کہ نام ہو وکٹوریہ کے بھی
اب ہے اسمین پلتے ہین کس قسم کے یتیم
کھانے لطیف عمدہ لباس اور بہ محل
سامان زیست بھی نہایت درست ہے

اک کام بھی نہ اس کا ہو سرمایۂ فخار
ہے وجہ نازش ان کا یہہ ایک عزم استوار
لکھتے ہین اپنے پرچہ مین ذکر اسکا ماہوار
جیسی ضرورت اسکی ہے سب پر ہے آشکار
لیکن مقام شرم ہے اس کا مآل کار
مقدار آجتک نہ ہوئی اسکی اک ہزار
کتنے پلین یتیم ہو کیونکر شروع کار
کس نیند مین ہین یہہ جو نہین ہوتے ہوشیار
شاید اسی سے اسمین اعانت ہے ناگوار
ہے ایک آرفینیج (۱) سنو اسکا اب وقار
بخشا حضور (۲) نے وہ محل ایسا ہے شاندار
موقع کی رو سے آب و ہوا صاف و خوشگوار
ہاں گر انھون نے نہی شان کردگار
پھر کہیے اس کی عمدگیونکا ہو کیا شمار
جدہ ذی قدر ہند کی تھی ایک تاجدار
اب ہے رذیل قوم کے (۳) کچھ ڈھیر کچھ چار
تعلیم کو اساتذۂ آزمودہ کار
ناظر ہر ایک سال کے ذی ہوش عمدہ دار

(۱) [illegible] یتیم خانہ [illegible] اسطالہ کی حضرت آصفجاہ سادس کا ہے (۳) ہمیں ایک ہمل تر قوم دکن مین بہی ہے

[illegible] سال ہو گیا [illegible] عہد سلطنت ابد مدت اعلی حضرت قدر قدرت نواب میر عثمان [illegible] بہادر [illegible]

دیجاتی ہے ہنر کی بھی تعلیم حسب حال
ہوتے ہیں سیکھ سیکھ کے فن اُسکے ہوشیار

ہوتا یتیم خانہ ہمارا اگر بنا
شاد ہو ہمکو بدلے ہم ہو خوشی ہوتا کردگار

اسمیں یتیم قوم کے پلتے خوشحال ہو
ہوتا درست رہ کے وہاں انکا حال زار

کیونکر کہوں کہ قوم کا باب کرم ہے بند
کیونکر کہوں کہ قوم کو دینا ہے اسمیں بار

سچ ہے ہمیں کو مانگنا آیا نہ آجتک
بیشک ہمیں ہیں قوم کے اسمیں گنا ہگار

پہنچی نہیں ہے قوم تک اصلاح کی صدا
وہ ایک رسالہ ہو کہ جو چھپتا ہے ماہوار

معدود چند اس کے خریدار ہیں فقط
محدود اس خبر کا انھیں تک ہے انتشار

لازم یہہ تھا کہ قوم کے سو دو سو اہل درد
پھر سوال باندھتے کمر انکو استوار

ہر شہر میں ریفارمروں کا یہہ ہوتا کام
آگاہ کرتے قوم کو ہر لیل و ہر نہار

سمجھاتے ساری قوم کو اُسکی ضرورتیں
کہتے کہ قوم کے ہیں یتامی ذلیل و خوار

نہ اُن کی پرورش کا کوئی اہتمام ہے
نہ انکی بود و باش کی خاطر مقام و دار

تعلیم و تربیت کا بھلا پھر ٹھکانا کیا
اخلاق بد کے صید ہیں جو جہل کے شکار

گو واہمہ سہی مگر امکان ہے یا نہیں
گو کہنے کا نپتا ہوں کرے جھوٹ کردگار

کیا دور ہے کہ اہل مشن ساری ہند میں
پا جاتے ہوں غریب یتیم ایسے پانچ چار

ملتا ہو جن کا سلسلہ آل رسول سے
ہوتے ہوں جو جناب محمدؐ کے رشتہ دار

پھر یہ رسول زادے کرسٹان بنائے جائیں
ہے ہے علی کی نسل کا یہہ ہو مآل کار

صل علے وہ کون علی بازوئے نبیؐ
خویش محمد عربی خاص کردگار

دنیا میں آج جنکی ولادت کی عید ہے
جسپر تمام قوم دل و جان سے ہے نثار

اجمالاً آگیا جو زبان پر یہہ ماجرا
تفصیل اسکی سنئین محبان ہشت و چار

مطلع

لیکن تھکن مٹانے کو کرنے کو ہوشیار
باده کا ذکر چھیڑ دون تا دفع ہو خمار

کیون میکشو خدا کیلیے کہدو صاف صاف
کھولون شراب نظم کی مینائے زرنگار

خم خانہ غدیر کا خم میرے بس مین ہے
جسمین بہرا ہے بادۂ عرفانِ کردگار

یہہ کہنہ مے ہے تیرہ سوانیس[1] سال کی
سرجوش وہ کہ شیشہ تک چھوڑے جو باده خوار

کاگ اسکا اڑکے شیشہ گردون کے پاس جائے
وہ غل درود کا ہو جو ہو آسمان کے پار

سرتیز وہ کہ قطرہ گرے جسکے حلق میں۔
ہو نشہ وہ لاتے نہ تا عمر ہوشیار

پرکیف وہ کہ پیکے اُسے مست جو ہوا
اسرار شرع و دین ہوئے سب اُسپر آشکار

وہ خوش اثر کہ رند اگر خم کے خم پیئے
بہکے کبھی نہ مستون کے مانند زینہار

تاثیر اُسکی قوت دین حافظ یقین۔
یاد خدا کرے دل میکش مین استوار

(۲) اس کا خمیر آل محمد کی دوستی۔
اُس کا مواد اطاعت محبوب کردگار

(۳) تلچھٹ اسی شراب کا ہوتا گیا جو جمع
کوثر بنا اسی سے سمجھ جائین باده خوار

ہان بادہ خوار و ساغر الفت پیو پیو۔
ہاں اے شراب خوار و یہہ صحبت ہے یادگار

کیا کل کی فکر جتنی پی جائے پیلو آج ہی
کل دینے والا پھر ہے خدا کیون ہے انتشار

(۴) کل پر اٹھا نہ رکھو جو ہے کام آج کا ہو
کل تک حیات کا ہے بھلا کسکو اعتبار

رحمت خدا کی چھا گئی دیکھو بجائے ابر
چھائی ہوئی گھٹا اسے سمجھو نہ زینہار

(۱) آخر سنہ ۱۰ یعنی ذی الحجہ میں واقعہ خم غدیر ہوا ہے اس حساب سے سال تصنیف قصیدہ تک کہ ۱۳۲۹ھ ہے یہی مدت ہوتی ہے۔
(۲) یعنی معرفت خدا بغیر محبت آل محمد و اطاعت پیغمبر حاصل نہیں ہو سکتی (۳) معنی معرفت اللہ آدم کیوقت سے حضرت خاتم تک سب پیغمبر سکھاتے رہے اسکی جزا کوثر ہے (۴) مراد یہ ہے کہ عرفان خدا و محبت رسولؐ و آل کی افزائش میں جہانتک ہو سکے اسمیں تاخیر نہ کرے کہ اعتبار زندگی نہیں ہے۔

تھے پر فرشتگانِ فلک مین گلاب پاش
یہہ ہلکی ہلکی مینھ کی پڑتی ہین پھوار

سبزہ نے فرشِ مخمل کا ہی بچھا دیا
میلا نہ تاکہ ہو قدمِ شاہدِ بہار

کروٹ بدل لی عالمِ کون و فساد نے
کیا تھا فقط تغیرِ موسم کا انتظار

اک چھینٹا مینہ کا پڑتے ہی سب صاف ہوگیا
ہے صحنِ باغ آئینۂ عارضِ بہار

ہی کیسی روح بخش ہوا ابرِ شگال کی
اُٹھ بیٹھا خواب مرگ سے ہر سبزۂ فرار

ہے اِس ہوس مین شاخونکو لٹکائی ہر شجر
ہو شاہدِ بہار تو ہو مجھ سے ہمکنار

بیلا ہے خوش کہ بیل مری کیا منڈھے چڑھی
اب ہیرے پھول ہونگے ہزارون گلو کا ہار

ہر شئے کا صانع اُسکو پپیہا سمجھ گیا
جب تو تو ہی تو ہی کی مچا رکھی ہے پکار

پتون کی ہر لکیر مین قدرت کے خامہ نے
فہرستِ طالبان ہوا لکھ لی اسم وار

موجِ صبا نے باغ کو خوشبو سے بھر دیا
سنبل کے جب جھٹک دیے گیسوے مشکبار

انکارِ وصل فاختہ ظاہر ہی صاف صاف
سر کو ہلا رہا ہے جو ہر سرو بار بار

نرگس بہار تو چمنستان مین آچکی ہے
اب کس لیے کھلی ہی تری چشمِ انتظار

کیا لطف اتحاد دکھایا ہے عکس نے
گلشن ہے جوئبار مین گلشن مین جوئبار

کیا ابخرون کو موسمِ بارش مین ہے جنون
اُٹھکر قباے ابر جو کرتے ہین تار تار

اورندو دیکھو ابر گھٹا ٹوپ چھا گیا
بسم اللہ اب پیو کہ زمانہ ہے پردہ دار

ہان میگسارو ہوش مین آکر چڑھاؤ جام
آغازِ دور ہو گیا ہان مستو ہوشیار

پیدایش علی کا بیان لب پر آگیا
اک نعرۂ درود تو ہو آسمان کے پار

ماہ رجب کی تیرھوین آئی خوشا نصیب
عالم نواز مہر برافروز و نور بار

گذرے تھے عامِ فیل سے تا حال تیس سال
جس سال کا یہہ واقعہ ہے فخرِ روزگار

صبح اُسکی کیا ہوئی کہ مراد جہان ملی
یہہ صبح تھی کہ جلوہ گہہ شاہد مراد تھ
پیرِ فلک نے چشم تمنا کشادہ کی
اک بے مکین مکان مین ہو کیسی چہل پہل
وہ گھر جسے خلیل خدا نے بنا کیا
پہلا وہ گھر جو وضع ہوا خاص بہرِ ناس
پیدا ہوا ولی خدا اس مکان مین
سجدے تمام خلق کریگی اُسی طرف
یہہ ہو لے دس برس کا تو مسجد بنی یہہ گھر
ان سے شرف جو کعبہ کو اللہ نے دیا
قرآن اُٹھا کے دیکھ لے جسکو ہو کچھ سواد
فرمایا ہے یہہ موسیٰ و ہارون کے ذکر مین
قبلہ ہون ساری شہر کے لوگونکو وہ مکان
اس باب مین مقام تعجب ہوئی نہین
آدمؑ کے سجدہ کیلیے فرمایا نہین
سجدہ تو ہو خدا کا جدہر حکم دے کرو
کعبہ کو وضع اس لیے بالفرض گر کیا
بعد اسکے اُس کو قبلۂ عالم قرار دون
کوئی بتائے اسمین قباحت ہی کیا ہوئی

لیل و نہار اسی کے تو تھے محو انتظار
یہہ صبح تھی کہ منظر انوار کردگار تھ
تا اس سحر کا دیکھ لے انداز افتخار
یہہ صبح ہے خدا کی خدائی مین یادگار
کرسی تھی جسکی عرش کی کرسی سے ہمکنار
ظاہر اب اسکی ہوتی ہے وجہ بنائے کار
اب آگے چل کے دیکھنا پاتا ہے کیا وقار
ہو جائیگا عبادتِ عالم کا یہہ مدار
کچھ ہے تو اسکی عمر کے بڑھنے کا انتظار
حیرت کا کچھ محل نہین یہہ حق کا ہے شعار
ایسا ہی ایک واقعۂ عزت و وقار
تم مصر مین بناؤ اس طرح اپنے دار
سجدے اسی طرف کرین تا ساکن دیار
جو کچھ ہے بہر خلق وہ ہے حکم کردگار
قبلہ ہوئے برائے ملائک وہ ذی وقار
محتاج وہ جہت کا نہ درکار اُسکو دار
پیدا ہوا اسمین ایک مرا خاص دوستدار
تا قدر اس جلیل کی ہو سب پہ آشکار
حکم اُس کا شان اُسکی اُسیکا ہے اختیار

یہہ کیون کیا وہ کیون نہ کیا کہنے والا کون / جو چاہے وہ کرے اُسے سب کچھ ہو اقتدار
اِس آیہ مین بلاغت کیا کی گئی ہے صرف / جو لفظ خاص ہے وُضع کے ہے آشکار
ظاہر ہے مصدرِ وُضع لفظ وَضع ہے / ممکن تھا اسجگہ بنِیَ کہتا کردگار
لیکن جو وضع حمل یہان ہونیوالا تھا۔ / وہ لفظ صرف کی کہ سمجھ جائے روزگار
وہ ناس ہین علی ہوا جن کیلئی یہہ وضع / پھر وضع حمل ہونے سے افزون ہوا وقار
یہہ گھر تھا پاک اسمین جو پیدا ہوئی علیؑ / پاکیزگی کا اُنکی بڑھا اور اعتبار
یہہ کیا کہ اُنکی مان کی طہارت بھی کُھل گئی۔ / ایسی تھین پاک اصل یہہ سرمایۂ فخار
گھر اپنا حق نے جن کا زچہ خانہ کر دیا۔ / ہوتا اگر نہ اُنکی طہارت کا اعتبار
تو یہ بھلا یہہ کعبہ مین جن سکتی تھین پسر / اتنا بھی کیا خدا کو نہ حاصل تھا اختیار
باہر انھین حریم حرم سے نکالتا / مریم کو جطرح ہوا تھا حکم کردگار
جاؤ بس اپنے بیتِ مقدس مین ہو مقیم / معبد ہے یہہ نہ مولدِ عیسیٰ نامدار
باہر نکالتا تو کجا سُنیئے اُن کی قدر / عباس جو تھے عمِ رسولِ فلک وقار
اُن سے یہہ ہی روایت دونون فریق مین / اکدن ہوا یہہ واقعۂ طرفہ آشکار
بیٹھا ہوا تھا متصلِ بابِ کعبہ مین۔ / دس پانچ شخص اور بھی تھے ساتھ ذی تبار
ناگہ یہہ دیکھا زوجۂ بوطالبِ جلیل / آئین قریبِ کعبہ اُنھین کچھ تھا اضطرار
کی عرض اُنھون نے حق سے کہ اے ربِ بے نیاز / جو میرا حالِ قلب ہے تجھ پر ہے آشکار
وحدانیت کی تیری مقر ہون بغیر شک / ایمان ہے قوی تو یقین میرا پائدار
تیرے پیمبرون کی مین تابع ہون ایخدا / تیری کتابون پر بھی ہے لونڈیکو اعتبار
یہہ گھر بنایا جسنے مرا جد تھا وہ خلیلؑ۔ / حقیت اُسکی بھی مرے دل مین ہے استوار

بچہ میرے شکم مین جو ہے تیرے فضل سے
ہونے کو ہے یہہ تیری علامت جہانمین
اس گھر کا اس پسر کا مین دیتی ہون واسطہ
الفاظ یہہ ادھر تو زبان سے وہ کہہ چکین
دیوار پشتِ خانۂ کعبہ کی شق ہوئی
اُن کیلیے بنائی نئی راہ معجزہ
واقف تھین کیا یہہ مرضی رب مجید سے
بے خوف اُس شگاف کے اندر چلی گئین
کر سکتا ہے یہہ کوئی بغیر ثبات قلب
حیرت اسی سے تھی کہ تحیر سوا ہوا ؕ
سُنتے اگر کسی سے نہ آتا کبھی یقین ؕ
مبہوت ایک ایک تھا کیا دیکھا کیا ہوا
آمادہ قفل کھولنے پر کب سب ہوے
ہم لوگ چپکے اپنا سا منہ لیکے رہ گئے
یہہ راز کبریا کا ہے کوشش فضول ہے
اس بند گھر مین فاطمہ کو گذرے تین دن
پھر چوتھے روز شق ہوئی دیوار اسطرح
اک طفل ماہ پارہ لیے اپنی گود مین ۔
توریت حق سے شان خدا کا ہوا ظہور

جسکے شرف ابھی سے ہین سب مجھ پر آشکار
کرتا ہے باتین مجھ سے یہ میرا ہی غمگسار
آسان ہو وضع حمل نہ وقت ہو رہ بکار
ظاہر اُدھر ہوا اثر لطف کردگار ؕ
کھلتا جو قفل در تو نہ یون بڑھتا افتخار
گمراہ سن کے راہ پر آئے خوشا وقار
گویا سمجھ گئین کہ بلاتا ہے کردگار
کیا ڈر تھین یہہ کہ بطن مین تھی شیر کردگار
ہو سکتا ہے کسی سے کہ ڈر کا نہو شکار
پھر مٹ گیا شگاف ہوئی وصل پھر جدار
آنکھون کے سامنے ہوئے یہہ امر آشکار
کچھ کچھ جو کم ہوا وہ تحیر وہ انتشار
لیکن کھلا نہ قفل زہے شان کردگار
سمجھے کہ حق کی مصلحت اُسکا ہی استتار
آخر کو تھک کے بیٹھ رہے نزد باب دار
ہم سب بھی تین روز رہے محو انتظار
نکلین اُسی شگاف سے وہ آسمان وقار
شرمندہ جس کے نور سے خورشید تابدار
تعظیم کو اُٹھو کہ ہو خورسند کردگار

ظاہر ہوئے علی کہ ہوئی شان حق جلی
بیت خدا سے راز ہوا اُسکا آشکار

میری زبان پہ آگیا مطلع اُسی طرح
جس طرح بیت سے نکل آیا یہہ فر و وقار

مطلع

ای مظہر صفات خدا شان کردگار
تیرے شرف کے صدقے تیری شان کے نثار

کعبہ مین آج تیری ولادت سے کھل گیا
گھر مین خدا کے تیرا اب جد بھی حصہ دار

ہان ہان سمجھ گیا کوئی جائے تعجب نہین
نسل خلیلؑ سے ہی تو ای عرش اقتدار

یہہ گھر خلیلؑ ہی نے جہان مین بنا دیا
ساتھ ان کے تھی ذبیح بھی مصروف کاروبار

جد بزرگ تو تجھے براہیمؑ نامور
تیرے جد خاص تیرے سماعیلؑ نامدار

پھر تیری حصہ داریون مین کیا کلام ہو
تو اپنے باپ دادا کا پورا ہے ورثہ دار

اسکا ثبوت اُنکی حالت سے مل گیا
بیشک یہہ گھر ہی تیرے اب جد کا مین نثار

اللہ کا تو ہو نہین سکتا مکان کوئی
جسکے نہ جسم ہو وہ کرے کیا مکان دار

اک گھر کیوجہ سے اُسی محتاج ہان یون
مین تو کبھی نہ ہونگا یہہ کہکر گناہ گار

ہان مین یہہ مانتا ہون وہ ہی مالک جہان
کعبہ بھی ہی جہان مین نہین شبہہ زینہار

اُس کو خلیلؑ نے جو بنایا خلوص سے
وہ آگیا پسند خداوند روزگار

منسوب اپنی سمت اُسکو کرکے کہدیا
یہہ میرا گھر ہے اُسکی ہی یہہ شان یہہ وقار

داخل جو اس مکان مین ہوا امن ہو اُسی
اہل خطا ہو عفو خدا کا امیدوار ہو

باقی رہے نہ کوئی گناہ اُسکے ذمہ پھر
جو مستطیع کرلے طواف اسکا ایکبار

تب بات اسمین ہوئیکا حق ایک کو نہین
اک تیرے خاندان کو حاصل ہی یہہ وقار

اس کا سبب یہی ہے جو مین عرض کرچکا
بانی بیت کا یہہ گھرانا ہی ورثہ دار

حیران ہون تیری مان کا شرف دیکھ دیکھکر ۔۔۔ اللہ کیا شکوہ ہے کیا عزت و وقار
کعبہ مین جائین پھر دعا حق بلائے خود ۔۔۔ دیوار شق ہو دیر لگے تا نہ رہنہار
دیوار وصل پھر ہو نہ تا دیکھے کوئی اور ۔۔۔ وا ہو سکے نہ قفل نہ تا کوئی پائے بار
پیدا ہو تو میان حرم حبذا شرف ۔۔۔ جس کا طواف کرتے ہون باہر کے دیندار
تیری کرامتین ہین اسی عمر سے عیان ۔۔۔ تیری شرافتین ہین اسی سن سے آشکار
چیرا ہے تونے کلّہ اژدر کو مہد مین ۔۔۔ یہ بھی بچپن کا حال تو ہو مین تیر سنار
پھر ایک روز ایسا اسی گھر مین آگیا ۔۔۔ تو دوش پاک مصطفوی[ص] پر ہوا سوار
تفصیل یہہ ہے اُسکی ینابیع[(۱)] مین رقم ۔۔۔ تیری زبانی اس کا ہے یہ حال آشکار
ہمراہ مصطفیٰ[ص] حرم حق مین ایک دن ۔۔۔ بت توڑنے کو جبکہ ہوا حکم کردگار
تجھ سے کہا نبی[ص] نے ہوا تو بھی مستعد ۔۔۔ تو بیٹھا اور دوش پہ آئے وہ حق مدار
تجھ سے نشان ضعف کا پاکر رسول[ص] نے ۔۔۔ اُترے اُترکے تجھ کو کیا پشت پر سوار
جو اسمین رمز ہے وہ نبی جانتے ہین خوب ۔۔۔ کیا جانے کوئی مصلحت فعل کردگار
ورنہ تو وہ ہے زور کا تیرے یہ حال ہے ۔۔۔ خیبر کا در اُکھاڑ لیا وقت گیر و دار
چالیس پہلوان نہ ہلا سکتے تھے جسے ۔۔۔ تھا تیرے ہاتھ پر وہی در او رتھا نہ بار
اِسکے علاوہ حال محمد[ص] بھی ہے عیان ۔۔۔ کچھ سوٹے تازے تھے نہ شہنشاہ نامدار
اِسکے سوا پیادہ نہ چلنے کے حال مین ۔۔۔ ہوتی سواری آپکی گہ بغلہ گہ حمار
پھر اس سے منقصت تری مولا محال ہے ۔۔۔ ہان اسمین ہے اگر تو یہی رمز مین نثار
تجھ کو اٹھا کے شان تری کرنا تھی بلند ۔۔۔ آفاق کو دکھانا تھا یہہ تیرا افتخار

(۱) ینابیع المودۃ مصنفہ محمد ابن سلیمان بلخی حنفی المذہب

یہہ بھی تھی ایک مصلحت خالقِ جلیل
پھر اُسکے گھر سے تیرے سوا بت نکالے کون
یہہ بھی تھی مصلحت کہ تیرا رتبہ ہو عیان
جو تھا نبی کا کام وہ تجھ سے لیا گیا
حجت نہ جانشینیِ احمدؐ مین پھر رہے
جائے رسول کا شرف اس سے سوا نہین
القصہ تو جو پشت مطہر پہ آگیا
طاقِ حرم مین نصب جو تھے چار پانچ بت
تو نے ہلا ہلا کے اکھاڑے وہ بت تمام
ہان اب انھین زمین پہ اُسی جا سے پھینکدو
شیشہ کیطرح گر کے وہ سب چور ہوگئے
تفصیل فضل تیری کوئی کیا بیان کرے
سب نخل اگر قلم ہون سب بحر ہون مداد
احصا ترے فضائل ذاتی کا ہو محال
تو مظہرِ عجائب قدرت ہے یا علیؑ
حد ہوگئی جلالت و قدر و کمال کی
ہے تیرے دوستون کیلیو وقف باغ خلد
تیرے مطیع خالقِ کونین کے محب
احمدؐ نے باب حطہ معین کیا تجھے

تو خانہ زادِ حق کا ہے اے عرش اقتدار
ہو حقِ خانہ زادی ادا پائے تو وقار
تو ہے شریک کار رسالت مین آشکار
تو ہے معین حضرتِ محبوبِ کردگار
قائل تیرے شرف کے رہین اہل روزگار
کعبہ مین پشت پاک پر اُنکی ہوا سوار
اونچا ہوا افلاک سے تیرا پایۂ وقار
پیتل کے اور تانبے کے تھے سخت استوار
پھر حکمران ہوئے یہہ شہنشاہ نامدار
انکو لگا پٹکنے تو اے خاصِ کردگار
تھا یہہ بھی ایک معجزۂ دست حق مدار
کہتے ہین تیرے باب مین یون فخر روزگار
انسان لکھنے والے ہون جن بر شمار
پھر کیا رقم کرے تیرا مداح ہرزہ کار
ہر فعل سے ترے ہے عیان شان کردگار
کہنے لگے خدا ہی تجھے بعض خام کار
ہے تیرے دشمنون کا مقر و قعر نار
مبغض ترے دراصل خدا کے گناہگار
جو اسمین بھید ہے وہ مین کرتا ہون آشکار

موسے کی قوم کو یہہ دیا کبریا نے حکم
جب تیسرے میں وہ رد کیے حیران و دل فگار

دروازہ یہہ جو سامنے ہے داخل اسمین ہو[۱]
اس نیت سے جو چاہتے ہو ہونا رستگار

سجدہ کرو زبان سے حطہ فقط کہو
ہم بخشدینگے جرم و خطائے گناہگار

ہر چند اس کے کہنے مین مشکل نتھی کوئی
نہ صرف مال و زر تھا جو ہوتا کسیکو بار

لیکن یہہ لفظ بھی نہ زبان سے کہی گئی
حطہ کو حنطہ کہتے تھے وہ مستحق نار

ایسا ہی حال ہے تری الفت کا یا علیؑ
یہہ بھی کسی طرح نہین دشوار زینہار

کچھ اسمین صرف ہے نہ کٹھن مرحلہ کوئی
نہ جان کا خطر ہے نہ وقت ہی ہو بیکار

آنا کہین نہ جانا نہ قوت نہ بل نہ زور
شاہی و سلطنت کی تباہی نہ ملک و مال

انمین سے ایک کا بھی اسمین ضرر نہین
جنمین کسی جہت سے کسیکو ہو ناگوار

دل سے فقط محبت صادق کی شرط ہو
لیکن یہہ امر سہل بھی ایسا ہوا ہے بار

تاریخین ہین گواہ بہت ایسے لوگ تھے
دشمن جو تجھ کو رکھتے تھے انجام کردگار

نقصان تیرا کیا کیا بگڑا خدا کا کب
خود وہ ہوے عدوے خدا مستحق نار

ابھی اگر نہ تجھ سے محبت کرے کوئی
نقصان کرے اپنا ہے اُسکو اختیار

جو تیری قدر پیش خدا ہے وہ کم نہ ہو
جو تجھ کو چھوڑے آپ ہو حق کا قصوروار

جسکو خدا رسول کا خوش کرنا ہو پسند
تیری ولا قبول کرے وہ ستودہ کار

لے اُسکے بدلے خلعت خوشنودی رسول
اسکے صلے مین دے ارم و خلد کردگار

مین تجھ کو دوست رکھتا ہون مرضاتی کیلیے
جس وقت ہو شروع میرا وقت احتضار

(۱) وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ

تو میرے سامنے ہو میرا منہ تیری طرف
اس کی جزا ملے یہہ قیامت کے دن مجھی
جس کے شفیع وہ ہون وہ ہی مستحق خلد
جو رستگار ہو وہ جگہ پاسے خلد مین
بے اسکے ہی محال کہ ہو عاقبت بخیر

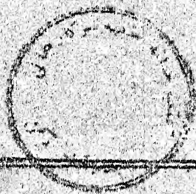
مرجاؤن دیکھتا تیرا رخسار نور بار
حق سے میرے شفیع ہون محبوب کردگار
راضی خدا ہوا اُس سے وہ ہو جائے رستگار
تیری ولا کا صرف یہی ہے مآل کار
کرنا مدد ضرور ضیا ہے گناہگار



اس قصیدہ کو نور عین امارت قرہ باصرہ وزارت غرہ ناصیہ اقبال مہر آسمان اجلال نواب زادہ بلند ارادہ نواب میر تراب علیخان بہادر بہین فرزند دلبند عالیجناب گردون قباب کیوان جناب نواب بلند القاب میر داعی علیخان بہادر بہرام جنگ بہرام الدولہ دام اقبالہم نے بنظر اعانت قوم و اطلاع معاونین و مصلحین بلت طبع کرا کے تمام قوم کیواسطے وقف فرما دیا جسکے معاوضہ مین اس حقیر نے اسکا ثواب نظم نذر نواب زادۂ ممدوح کیا

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْہُ
بِرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَۃِ

احقر العباد مداح آل عبا
بادشاہ علی ضیا



بتاریخ بست و یکم رمضان ۱۳۲۹ھ باتمام رسید۔